سوال

(373) جو شخص حج اور عمرہ کی نیت کے بغیر مکہ جائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے جو ریاض سے مکہ مکرمہ جاتا ہے لیکن اس کا ارادہ حج و عمرہ کا نہیں ہے لیکن پھر مکہ میں پہنچ کر اس نے حج کا ارادہ کر لیا اور جدہ سے حج قران کا احرام باندھ لیا تو کیا جدہ سے یہ احرام باندھنا صحیح ہے یا اس صورت میں اس پر دم واجب اور کسی معلوم میقات کے پاس جا کر احرام باندھنا ضروری ہے؟ فتویٰ دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر و ثواب سے نوازے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ریاض وغیرہ سے مکہ مکرمہ جائے اور اس کا ارادہ حج و عمرہ کا نہ ہو بلکہ اس کا کوئی اور مقصد مثلاً تجارت یا اعزہ و اقارب سے ملاقات وغیرہ ہو اور پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر اس کا حج کرنے کا ارادہ ہو جائے تو وہ اسی جگہ سے احرام بدھ لی جہاں وہ موجود ہو۔ اگر اس وقت جدہ میں ہو تو جدہ سے احرام بدندھ لے اور اگر مکہ میں ہو تو مکہ میں احرام باندھ لے۔ الغرض جس وقت وہ حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو اسی جگہ سے احرام باندھ لے جہاں اس نے یہ ارادہ کیا ہو جب کہ وہ میقات کے اندر ہو اور اس صورت میں اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے لیے میقات وہی جگہ ہے جہاں اس نے نیت کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات کا تعین کرتے ہوئے فرمایا تھا:

(ومن کان دون ذلک فمھله من حیث انشا حتی اہل مکة من مکة) (صحیح البخاري' الحج' باب مھل اہل الیمن' ح: 1530 و صحیح مسلم' الحج' باب مواقیت الحج' ح: 1181)

''جو شخص ان کے اندر ہو تو وہ وہاں سے احرام باندھے جہاں وہ موجود ہو حتی کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے (احرام باندھیں۔)''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ 272